شرکاء کو بتایا کہ اسلامک جنرل نالج ورکشاپ کے زیر عنوان گزشتہ ایک ماہ میں مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب' مطالعہ حدیث' تجوید و قراءت' عربی گرامر' تعارف ارکان اسلام و مسائل نماز اور کمپیوٹر اپلیکیشنز پر مشتمل چھ مضامین پڑھائے گئے۔ کالج کے اساتذہ محمد رشید ارشد' محمد نوید عباسی' علاؤالدین اور مسعود اقبال نے ان مضامین کو پڑھانے کی ذمہ داری نبھائی۔

انہوں نے بتایا کہ کورس میں ۱۹ طلبہ شریک ہوئے' جن میں ۱۰ لاہور' ۲ جہلم اور ۲ وہاڑی سے تھے' جبکہ اسلام آباد' کراچی' ملتان' پھالیہ اور گجرات سے تعلق رکھنے والے ایک ایک طالب علم نے کورس میں شرکت کی۔ ایک بزرگ طالب علم جناب منظور کھوکھر نے بھی اس کورس سے استفادہ کیا' جن کی عمر ۸۵ برس ہے۔ اس کے بعد طلبہ نے اپنا تعارف کرایا۔ جناب منظور کھوکھر نے اپنا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ وہ ۱۹۱۴ء میں پیدا ہوئے' ۱۹۳۰ء میں میٹرک کیا' ۱۹۳۲ء سے ۱۹۳۷ء تک انجینئرنگ ڈپلومہ کیا۔ اس کے بعد ۱۹۵۰ء تک ریلوے میں ملازمت کی' مگر محکمانہ بدعنوانیوں اور کرپشن کی وجہ سے ملازمت چھوڑ دی۔ انہوں نے بتایا کہ جہاں بھی کوئی دینی کورس ہوتا ہے میری ہر ممکن کوشش ہوتی ہے کہ اس میں شرکت کروں۔ انہوں نے طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ دینی تعلیم ضرور حاصل کریں لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس پر عمل ضرور کریں' ورنہ کوئی فائدہ نہیں۔

کورس ہذا میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم حافظ عبدالمنان نے کورس کے بارے میں تاثرات بیان کئے اور اپنا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ میرا تعلق جہلم سے ہے۔ والد ماہنامہ میثاق کے قاری ہیں۔ مجھے بھی اسی میگزین سے ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے افکار سے آگاہی حاصل ہوئی۔ میثاق میں کورس کا اشتہار دیکھا تو یہاں چلا آیا۔ تمام اساتذہ نے بہت محنت سے پڑھایا' خصوصاً تجوید کا مجھے بہت فائدہ ہوا کیونکہ میں نے قرآن تو حفظ کیا ہوا ہے مگر تجوید کے بہت سے قواعد سے واقف نہ تھا۔

دوسری پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم زین العابدین کا تعلق اسلام آباد سے تھا۔ انہوں نے کہا میرے والد ایئر فورس میں تھے۔ تنظیم اسلامی کے رفیق ہیں۔ اس لئے مجھے ڈاکٹر صاحب کے کیسٹس اور کتب سے استفادہ کرنے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ میثاق کا بھی قاری ہوں۔ میٹرک کے امتحانات سے فارغ ہو کر سوچا کہ کچھ نہ کچھ دینی تعلیم حاصل کروں۔ کالج ہاسٹل میں رہائش کے دوران یہاں کا اسلامی ماحول بہت پسند آیا۔ کورس کے دوران قرآن کے بہت سے نظریات واضح ہوئے۔ رشید ارشد صاحب نے مطالعہ حدیث کے پیریڈ میں مغربی تعلیم کی وجہ سے ہمارے ذہنوں میں پیدا ہونے والے شکوک و شبہات کو دور کیا۔ مجھے قرآن کالج اور اس کورس کی تربیتی روٹین بہت پسند آئی اور اس بات پر دلی خوشی ہوئی کہ پاکستان میں بھی ایسے معیاری دینی ادارے موجود ہیں جہاں دین و دنیا کو ہم آہنگ کر دیا گیا ہے۔

تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم مصدق مناص خادم نے کہا کہ میرے بڑے بھائی نے اسی کالج سے ایف اے کیا ہے' انہی کے ذریعے اس کورس کا پتا چلا۔ یہ کورس ہمارے لئے بہت مفید

رہا۔ کالج کا دینی ماحول بہت پسند آیا۔ باقی جن طلبہ نے اپنا تعارف کروایا ان کے نام یہ ہیں :
① نعمان اشرف ② عبداللہ ریاض ③ معاذ افتخار ④ حافظ عاطف ⑤ افضال احمد ⑥ منعم محمود ⑦ محمد ذیشان یونس ⑧ محمد وقاص فضل ⑨ فیاض احمد ⑩ محمد صابر ⑪ افضل حسین ہاشمی اور ⑫ محمد آصف۔ اس کے بعد طلبہ میں اسناد تقسیم کی گئیں۔ جبکہ پہلی تین پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلبہ کو انعام میں نقد رقم بھی دی گئی۔

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے طلبہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ آپ حضرات میں بڑا ٹیلنٹ موجود ہے۔ آپ عمرانی علوم کی تعلیم حاصل کر کے دین کی بڑی خدمت کر سکتے ہیں۔ قرآن کالج دراصل سوشل سائنسز اور دینی علوم کو جمع کرنے کی کوشش ہے۔ عام نوجوانوں کا خیال ہوتا ہے کہ اعلیٰ کیریئر کے لئے ڈاکٹر یا انجینئر بنا جائے جو سائنس کے راستے سے ممکن ہے' لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ یہ حضرات دنیا کی قیادت نہیں کرتے۔ ان لوگوں کا کام ملازمت ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ شعبے باعزت معاش کا ذریعہ ہیں لیکن دنیا کی قسمت بنانے اور بگاڑنے والے لوگ وہ ہوتے ہیں جو عمرانی علوم کے ماہرین ہوتے ہیں مثلاً وکلاء' سیاستدان اور ماہرین معاشیات وغیرہ کیونکہ دنیا کی قیادت ان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ ایٹم بم بنانے والے سیاستدان بعد میں پچھتاتے رہے کیونکہ استعمال کا اختیار ان کے پاس نہ تھا۔ قائداعظم ایک وکیل تھے' علامہ اقبال بھی فلسفی و مفکر اور پیشہ کے اعتبار سے وکیل تھے۔

بدقسمتی سے لوگوں کو یہ مغالطہ ہو گیا ہے کہ سائنس کے شعبوں میں ترقی ہے۔ نتیجتاً یونیورسٹیوں میں فلسفے کے شعبے بند ہو رہے ہیں۔ ہمارا یہ کالج اس رجحان کو تبدیل کرنے کی کوشش ہے تاکہ عمرانی علوم کا قرآنی ہدایت سے جوڑ بٹھایا جائے۔ اپنی جگہ یہ ایک عظیم ترین خدمت انسانی ہے۔

ہمیں نوع انسانی کی سوچ کا رخ اللہ اور آسمانی ہدایت کی طرف موڑنا ہے۔ جبکہ آج ان کا رخ مادیت کی طرف ہے۔ یہ انبیاء والا کام ہے۔ آپ اس کار رسالت کو اپنی زندگی کا مقصد بنائیں کیونکہ ختم نبوت کی وجہ سے ہم اس کار رسالت کے امین ہیں اور ہمیں اللہ کو راضی کرنے کے لئے لوگوں تک اس ہدایت کو پہنچانا ہے۔ آخر میں ایک حدیث تحفۃً آپ کو سناتا ہوں تاکہ آپ اس حدیث کی روشنی میں اپنی زندگیوں کا رخ متعین کر سکیں :

((مَنْ جَاءَ هُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ))

"جس شخص کو موت آ گئی اس حال میں کہ وہ علم حاصل کر رہا تھا تاکہ اسلام کو زندہ کرے تو جنت میں اس شخص کا درجہ انبیاء سے ایک درجہ کم ہو گا"۔

(مرتّب : فرقان دانش خان)

قرآن فورم

"پاکستان، سودی نظام اور قرآن"

کے عنوان سے سیمینار کا انعقاد

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیر اہتمام قرآن آڈیٹوریم لاہور میں "پاکستان، سودی نظام اور قرآن" کے عنوان سے ایک سیمینار منعقد ہوا۔ جس کی صدارت امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے کی۔ مقررین میں جناب عبدالودود خان، چارٹرڈ انجینئر اور جناب عبدالجبار شاکر، ڈائریکٹر لائبریریز پنجاب شامل تھے۔ حافظ عبداللہ محمود نے تلاوت کلام پاک سے سیمینار کا آغاز کیا۔ چیئرمین شعبہ فلاسفی پنجاب یونیورسٹی ڈاکٹر ابصار احمد نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔

جناب عبدالودود خان نے اپنی گفتگو میں کہا کہ بینک انٹرسٹ ربا کے زمرے میں آتا ہے اور قطعی حرام ہے۔ سود کی اضطراری حالت میں اجازت ہے لیکن ربا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ انہوں نے کہا کی انٹرسٹ ریٹ کا اشیاء کی قیمتوں سے براہ راست تعلق ہے جوں جوں انٹرسٹ ریٹ بڑھے گا افراط زر، بے روزگاری اور مہنگائی میں اضافہ ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کے شریعت اپیلیٹ بینچ میں جج صاحبان نے پوچھا ہے کہ سود کا متبادل نظام کیا ہے۔ مگر اب تک کوئی تسلی بخش جواب نہیں آسکا۔ چنانچہ ضرورت اس امر کی ہے کہ دینی سکالر اپنی توجہ اس طرف مبذول کریں۔ انہوں نے کہا کہ میری تحقیق ہے کہ اگر آج سود کو یکلخت ختم کر دیا جائے تو اشیائے صرف کی قیمتوں میں ۴۲ فی صد کمی واقع ہو جائے گی۔ بجٹ خسارہ کم ہو گا، نیز قیمتوں میں کمی کے باعث ایکسپورٹ میں اضافہ ہو گا۔ نتیجتاً دس سال میں ہم اس قابل ہو جائیں گے کہ تمام بیرونی قرضوں سے چھٹکارا پا سکیں۔

جناب عبدالجبار شاکر نے شرکاء سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ سودی نظام شرک فی المعیشت ہے کیونکہ یہ اللہ کی ربوبیت کے بجائے انسانوں کی ربوبیت قائم کرنے کی سازش ہے۔ اور ملت اسلامیہ کی بقاء سودی نظام کے خاتمہ سے وابستہ ہے۔ انہوں نے کہا سودی معیشت پر معاشرے اور ہر مذہب میں حرام رہی ہے۔ اور دنیا بھر کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ صرف وہی نظام معیشت مضبوط ترین ہو گا جو زیرو فی صد انٹرسٹ ریٹ پر قائم ہو۔

انہوں نے کہا کہ دستور پاکستان کی رو سے حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کو اسلامی نظریہ حیات کے مطابق زندگی گزارنے کا ماحول فراہم کرے۔ چنانچہ حکومت کو چاہئے کہ وہ سود کا خاتمہ کر کے اپنی معیشت کا رخ صحیح سمت میں ڈالے۔ انہوں نے کہا کہ سود کا متبادل نظام دینے کا کام اگر عدالت کے سپرد کر دیا گیا تو اس میں ضعف باقی رہے گا جو سود کے جواز کے حیلوں کا سبب بن سکتا ہے۔ لہٰذا اس کا درست طریقہ یہ ہے کہ آئین میں سود کی حرمت کا اصولی حکم درج کیا جائے جبکہ دیگر جزئیات ملک کے ٹیکنو کریٹس طے کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس کام کے لئے آج اجتہادی بصیرت کا تقاضا یہ ہے کہ قرآن و سنت کی واضح نصوص کی روشنی میں تحقیقی کام کرنے کے لئے ادارے اور یونیورسٹیوں میں شعبے قائم کئے جائیں تاکہ اسلام کے عادلانہ نظام کو قائم کرنے کے لئے ایک تحریک برپا ہو سکے۔ انہوں نے اسلامی بینکنگ کے قیام کے حوالے سے بتایا کہ مضاربہ کی صورت